نَستَغفِرُ اللہ

اپنی اور سب کی طرف سے استغفار کا اہتمام کریں

تائید

سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

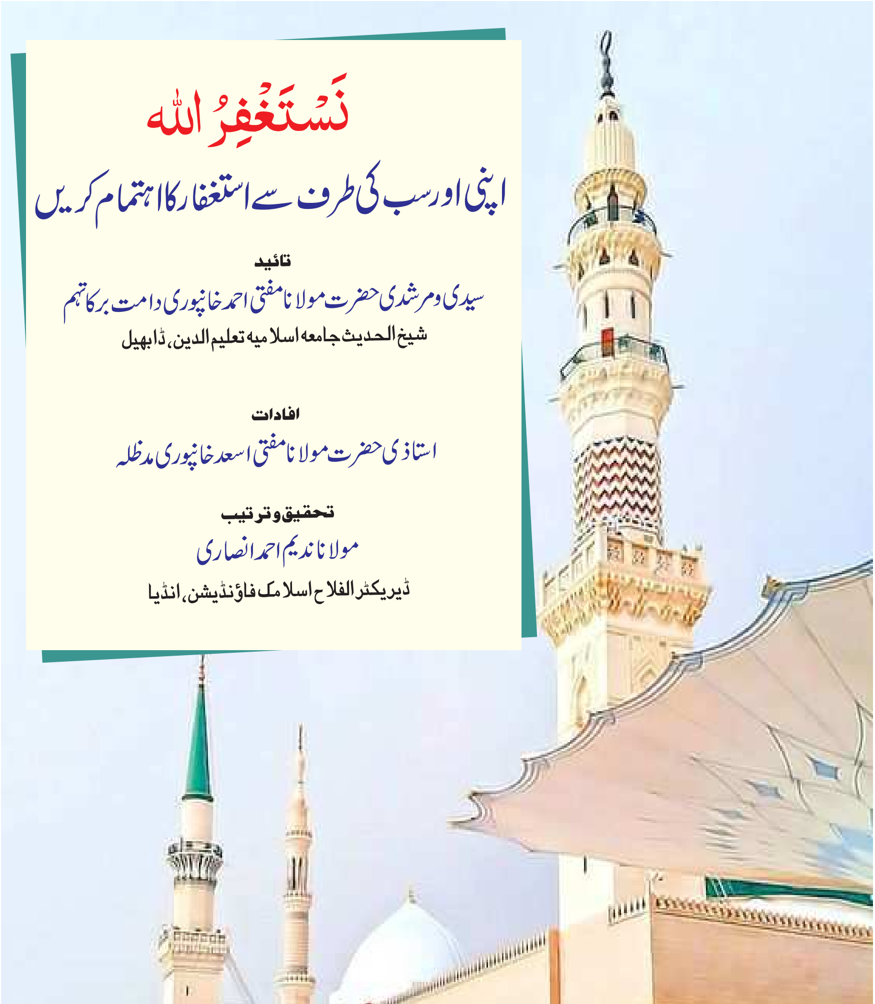
افادات

استاذی حضرت مولانا مفتی اسعد خانپوری مدظلہ

تحقیق و ترتیب

مولانا ندیم احمد انصاری

ڈیریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا



الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

12 ذوالحجہ 1440ھ، 14 اگست 2019ء

اپنی اور سب کی طرف سے استغفار کا اہتمام کریں

تائید

سیدی ومرشدی حضرت مولانا مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

افادات

استاذی حضرت مولانا مفتی اسعد خانپوری مدظلہ

تحقیق وترتیب

مولانا ندیم احمد انصاری

ڈیریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

شایع کردہ

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

visit us: www.afif.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت پورے عالَم میں کُل انسیانیت اور خاص طور پر مسلمان قوم ابتلا و آزمائش کا شکار ہے۔ اقتدار و حکومت کی خاطر چند انسان نما حیوانوں نے نفرت کی آگ کو ہر جگہ بھڑکا رکھا ہے۔ دل میں ہر وقت ایک دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کب کیا ہو جائے؟ ترقی کی دوڑ میں انسان انسانیت سے بہت دور جا پہنچا ہے۔ ظلم و بربریت عام ہے۔ قرآن مجید کا طالبِ علم جانتا ہے کہ یہ حالات نئے نہیں، سابقہ امتیں اس سے خطرناک حالات سے دوچار ہو چکی ہیں، اس لیے وہ ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ فساد اور بگاڑ کی یہ تاریخ قابیل اور ہابیل سے شروع ہوئی اور حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ و ہارون، حضرت زکریا و یحییٰ، حضرت یونس، حضرت لوط، حضرت صالح، حضرت ہود اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی قوم سے ہو کر سید الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت تک پہنچی ہے۔ ہر نبی اور اس کی قوم کو اپنے زمانے میں باطل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں سابقہ امتوں کا ذکر اسی لیے کیا ہے کہ اس سے عبرت حاصل کی جائے۔

حالات کا بد سے بدتر ہونا ہمارے اپنے ہاتھوں کی کمائی اور بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ بہت سے گناہوں کو تو اللہ تبارک وتعالیٰ خود ہی معاف فرماتے رہتے ہیں، لیکن جب کوئی قوم نافرمانی کرتے ہوئے حد سے گزر جاتی ہے تو اسے گوناگوں حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہ اپنا محاسبہ کر لے اور توبہ واستغفار سے اپنے رب کو راضی کر لے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس عذاب کو بھی روک لیتے ہیں جو آسمانوں پر چھا چکا ہو۔ جیسا حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے ساتھ ہوا۔ اگر قوم اپنی بدبختی پر اصرار کرتی رہے تو زمین کے اس خطے کو جس پر اس کا بسیرا ہو، آسمانوں تک لے جا کر دھرتی پر پٹخ دیا جاتا ہے۔ جیسا حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے ساتھ کیا گیا۔

قرآن مجید اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ان تمام باتوں کو صاف صاف اور کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے جو عذابِ الٰہی کا موجب ہوتی ہیں۔ افسوس کہ ان میں سے تقریباً ہر ایک بات ہمارے معاشرے میں رواج پا چکی ہے۔ غیبت، جھوٹ، فریب، دھوکہ، وعدہ خلافی، تہمت، زنا، اغلام بازی، رشوت، سود، جوا، شراب، ناچ گانا، ظلم، تکبر، بغض، حسد، کینہ، چوری، حلال وحرام میں تمیز نہ کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنا وغیرہ ہر ایک گناہ ہمارے معاشرے میں پایا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ تو ایسے ہیں جنھیں اپنے گناہوں کا احساس تک نہیں۔ ایسے میں خدا کی نافرمانی کے بعد اس کے عذاب سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم خود بھی اپنے گناہوں سے سچی توبہ اور کثرت سے استغفار کریں اور اپنے بھائیوں کی طرف سے بھی استغفار کا اہتمام کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کی تاکید فرمائی اور باقاعدہ ایسے فرشتے متعین

کیے جو انسانوں کی طرف سے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ دلائل آگے آرہے ہیں۔

زمانہ تغیر پذیر ہے، اس لیے اہلِ ایمان کو صرف خدا سے ڈرنا چاہیے۔ ارشادِ ربانی ہے: وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ○ یہ تو آتے جاتے دن ہیں جنھیں ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔ (آلِ عمران:140)

ایک موقع پر مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ○ اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو بڑی پرامن اور مطمئن تھی، اس کا رزق اس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی کے ساتھ پہنچ رہا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کر دی تو اللہ نے ان کے کرتوت کی وجہ سے ان کو یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف ان کا پہننا اوڑھنا بن گیا۔ (النحل:112)

خدائی ضابطے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ضابطے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا○ ان میں سے جو کوئی ظلم کا راستہ اختیار کرے گا، اسے تو ہم سزا دیں گے، پھر اسے اپنے رب کے پاس پہنچا دیا جائے گا اور وہ اسے سخت عذاب دے گا۔ (الکہف:87)

ایک قوم پر نزولِ عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ○ اس بستی کے باشندے جو بدکاریاں کرتے رہے ہیں، ان کی وجہ سے ہم ان پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔

(العنکبوت:34)

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ○ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ○ چناں چہ جب انھوں نے ہمیں ناراض کردیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کردیا، اور ہم نے انھیں ایک گئی گزری قوم اور بعد والوں کے لیے عبرت کا نمونہ بنا دیا۔ (الزخرف:56-55)

ایک مقام پر دعوتِ نظارہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا○ یہ ساری بستیاں (تمھارے سامنے) ہیں، جب انھوں نے ظلم کی روِش اپنائی تو ہم نے ان کو ہلاک کرڈالا، اور ان کی ہلاکت کے لیے (بھی) ہم نے ایک وقت مقرر کیا ہوا تھا۔ (الکہف:59)

ہمارے ہاتھوں کی کمائی

یہ سب ہمارے اعمال کا صلہ اور ہمارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ لیکن ان حالات کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی غلطیوں کا احساس کر کے اللہ کی طرف رجوع کرے۔ ایک مقام پر ارشادِ خداوندی ہے: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ○ اور تمھیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمھارے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے، اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگزر ہی کرتا ہے۔ (الشوریٰ:30)

ایک مقام پر فرمایا: فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا○ ان کے برے اعمال کا وبال ان پر پڑا۔ (النحل:34)

ایک مقام پر فرمایا گیا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ○ لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی، اس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا، تا کہ انھوں نے جو کام کیے ہیں اللہ ان میں سے کچھ کا مزا اُنھیں چکھائے، شاید وہ باز آ جائیں۔ (الروم:41)

پکڑ کا سبب گناہ ھیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کی پکڑ گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے اور آج ہمارے معاشرے میں ہر قسم کا گناہ رائج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ○ (اس معاملے میں بھی ان کا حال) ایسا ہی ہوا جیسا فرعون کی قوم اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا۔ انھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹلایا، نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا، اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔ یہ سب ظالم لوگ تھے۔ (الانفال:54)

كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ○ (ان لوگوں کا حال ایسا ہی ہوا) جیسا فرعون کی قوم اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا۔ انھوں نے اللہ کی نشانیوں کو ماننے سے انکار کیا، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ یقیناً اللہ کی طاقت بڑی ہے (اور اس کا) عذاب بڑا سخت۔ (الانفال:52)

جو لوگ دنیا داروں کو مزے میں دیکھ کر شبہ کرتے ہیں انھیں بھی جان لینا

چاہیے: زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا○ جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے، ان کے لیے دنیوی زندگی بڑی دل کش بنادی گئی ہے۔(البقرہ:212) ایسے لوگوں کا آخرت کی نعمتوں میں کوئی حصہ نہیں۔

جنت میں داخلے کی تمنّا کرنے والو!

اللہ تعالیٰ نے دوٹوک الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ جنت میں داخلے کے متمنّی ہیں انھیں آزمائشوں کے لیے تیار رہنا چاہیے: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ○ (مسلمانو) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم جنت میں (یوں ہی) داخل ہو جاؤ گے، حالاں کہ ابھی تمھیں اس جیسے حالات پیش نہیں آئے جیسے ان لوگوں کو پیش آئے تھے جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ ان پر سختیاں اور تکلیفیں آئیں، اور انھیں ہلا ڈالا گیا، یہاں تک کہ رسول اور ان کے ایمان والے ساتھ بول اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو! اللہ کی مدد نزدیک ہے۔(البقرہ:214)

اللہ کی مدد کب آئے گی؟ اس کا جواب بھی اس رحیم وکریم داتا نے ایک آیت میں یوں ارشاد فرمادیا: تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو، تاکہ تمھیں فلاح نصیب ہو۔(النور:31)

ایک مقام پر فرمایا گیا: وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ○ اور تم اپنے پروردگار سے لو لگاؤ، اور اس کے فرماں

بردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تمھارے پاس عذاب آ پہنچے، پھر تمھاری مدد نہیں کی جائے گی۔ (الزمر:54)

اللہ سے امید وابستہ رکھیں

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمایا جائے اس وقت صابر اور ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ حالات میں بھی ثابت قدم رہنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ:53)

مشکل حالات میں ہڑبڑا جانے سے دشمن کو تقویت پہنچتی ہے، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور پُر امید رہنا چاہیے۔ ارشادِ ربانی ہے: الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ○ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ:156)

ایک مقام پر فرمایا: یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (الزمر:53)

استغفار کرنے والوں کو عذاب نہیں

اللہ کے عذاب سے بچنے کا قرآنی نسخہ یہ ہے کہ اپنے گناہوں پر استغفار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ دوصورتوں میں اپنے بندوں کو عذات نہیں دیتا۔ پہلی صورت یہ کہ اس کا نبی امت میں موجود ہو، دوسری یہ کہ امت استغفار میں مشغول ہو۔ اپنے نبی سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ○ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔ (الانفال:33)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لیے دو امن اتارے؛ مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔(1) اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں آپ کے ہوتے ہوئے عذاب دے (2) اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے۔ پس جب میں (دنیا) سے چلا جاؤں گا تو ان میں استغفار کو قیامت تک کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِي وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. (الانفال:33) وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. (ایضاً) فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الِاسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ترمذی:3082)

اللہ معافی کے لیے بلا رہا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا کریم رب ہے کہ اپنے بندوں کو معاف کرنے کے لیے بلا رہا ہے۔قرآن مجید میں ہے: يَدۡعُوۡكُمۡ لِيَغۡفِرَ لَكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ ○ وہ تمھیں بلا رہا ہے کہ تمھاری خاطر تمھارے گناہ معاف کردے۔(ابراہیم:10)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی معافی کے دیگر انتظامات بھی کر رکھے ہیں۔اپنے حبیب ﷺ کو امت کے لیے استغفار کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ○ (اے پیغمبر) یقین جانو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور اپنے قصور پر بھی بخشش کی دعا مانگتے رہو، اور مسلمان مَردوں اور عورتوں کی بخشش کی بھی۔(محمد:19)

اور انسانوں کی طرف سے استغفار کرنے کے لیے باقاعدہ فرشتے بھی مقرر فرمائے ہیں۔ارشادِ ربانی ہے: وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِي الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ○ اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں، اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ ہی ہے جو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔(الشوریٰ:5)

اللہ کے سوا معاف کرنے والا کون ہے؟

توبہ و استغفار کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا گیا: وَالَّذِيۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۖ وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ○ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ

اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟ اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ (آل عمران:135)

اللہ ہی ہے جو بہت غفور و رحیم ہے۔ اس کا ارشاد ہے: قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○ (اے پیغمبر !لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھاری خاطر تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (آلِ عمران:31)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور تمھارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے۔ پس اے میرے بندو ظلم نہ کرو! تم دن رات غلطیاں کرتے ہو، میں غلطیوں کو معاف کرتا ہوں اور مجھے کسی کی پروا نہیں ہے، تم مجھ سے معافی مانگو میں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں کھلاؤں، لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو، میں تمھیں کھانا کھلاؤں گا! اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو، مگر جسے میں پہنا دوں، پس مجھ سے پہننے کے لیے مانگو میں تمھیں پہنا دوں گا! اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور بعد والے انسان اور جن سب متقی بن جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ زیادتی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر

تمھارے پہلے اور بعد والے انسان اور جن سب برے بن جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور بعد والے انسان اور جن سب ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں، پھر میں ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق دے دوں تو میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی جتنی سوئی کے ناکے کو سمندر میں ڈبونے سے آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہیں میں نے ان کو تمھارے لیے محفوظ کیا ہوا ہے، جو خیر پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہ کرے۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلاَ تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي إِنَّكُمُ الَّذِينَ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا الَّذِي أَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَلاَ أُبَالِي فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلاَّ مَنْ أَطْعَمْتُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلاَّ مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يَزِدْ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلاَّ كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرُ يُغْمَسُ فِيهِ الْمِخْيَطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْفَظُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي

الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْهِرٍ. (سنن کبریٰ بیہقی:11503، مسلم:2577)

اللہ تعالیٰ کی نوازش

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ رب العزت فرماتا ہے: جو ایک نیکی لائے گا اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا اور میں اور مزید اجر عطا کروں گا۔ جو برائی لائے گا تو اس کا بدلہ اسی کے برابر ہوگا یا میں اسے معاف کردوں گا۔ جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ جو میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ جس نے تمام زمین کے برابر گناہ لے کر مجھ سے ملاقات کی بہ شرط یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اس سے اسی کی مثل مغفرت کے ساتھ ملاقات کرتا ہوں۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ، فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً. (مسلم:2687)

معاف کرنے کی قسم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: شیطان نے کہا تھا کہ پروردگار! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے

بندوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسم میں روح رہے گی! اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے، میں انھیں معاف کرتا رہوں گا۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ إِبْلِيسَ قَالَ لِرَبِّهِ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي بَنِي آدَمَ مَا دَامَتْ الْأَرْوَاحُ فِيهِمْ فَقَالَ اللَّهُ فَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي. (جامع المسانید والسنن:8355)

دنیا میں خوفِ خدا کا صلہ

ایک حدیث میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے اس دن ڈراؤں گا جب میں بندوں کو جمع کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کردوں گا جس دن بندوں کو جمع کروں گا۔قال اللہ عز وجل وعزتي وجلالي لا أجمع لعبدي أمنين ولا خوفين، إن هو آمنني في الدنيا أخفته يوم أجمع عبادي، وإن هو خافني في الدنيا آمنته يوم أجمع عبادي. (کنزالعمال:5878)

رسول اللہ ﷺ کا مبارک معمول

اس لیے ہمیں کثرت سے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے۔ دیکھیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ مجلس میں سو بار فرماتے: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۔ اے میرے پروردگار! میری بخشش

فرما اور توبہ قبول فرما۔ بلا شبہ تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ، يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، مِائَةَ مَرَّةٍ. (ابن ماجہ:3814)

رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت

رحمۃ للعالمین ﷺ اپنی امت پر رحمت کے باعث منافقین تک کے لیے ستر ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے، پھر جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اس سے روک دیا تو آپ رُک گئے۔ اس لیے ہمیں تمام مسلمانوں کی طرف سے استغفار کرتے رہنا چاہیے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرا تو حضرت نبی کریم ﷺ کو اس کی نمازِ جنازہ کے لیے بلایا گیا۔ آپ ﷺ چلے گئے۔آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا- اے اللہ کے رسول! اللہ کا دشمن عبداللہ بن ابی جس نے فلاں دن اس اس طرح کہا- پھر میں اس کی گستاخیوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگا اور کہا کہ آپ ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ لیکن آپ ﷺ مسکراتے رہے ۔جب میں نے بہت کچھ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میرے سامنے سے ہٹ جاؤ! مجھے اختیار دیا گیا ہے! لہٰذا میں نے یہ اختیار کیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے کہ: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ۔آپ ان کے لیے بخشش مانگیے یا نہ مانگیے، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش مانگیں گے تو بھی اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا۔(التوبہ: 80) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار

کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا، تو یقیناً میں ایسا ہی کرتا۔ پھر حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کی نماز پڑھی اور جنازے کے ساتھ گئے، یہاں تک کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔ اور ان منافقین میں سے جو مرجائے، کسی پر بھی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت نبی کریم ﷺ نے وفات تک نہ کسی منافق کی نمازِ جنازہ پڑھی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعَلَى عَدُوِّ اللَّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ، حَتَّى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ، إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ. (التوبہ:80) لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ، قَالَ: ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَعَجَبٌ لِي وَجُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ (التوبہ:84) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ: فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ، وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ. (ترمذی:3097)

استغفار کی اہمیت وفضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر توبہ کرے اور آیندہ کے لیے اس سے باز آجائے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہوجاتا ہے۔ یہ دھبہ دور ہوجاتا ہے۔ اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ سیاہ ہوجاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔(المطففین: 14) یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہوجانا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ، فَإِنْ زَادَ زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ)۔(ابن ماجہ:4244)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اِستغفار کیا (یعنی دل سے ندامت کے ساتھ گناہ سے توبہ کی) اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا، اگرچہ دن بھر میں اس سے ستر مرتبہ گناہ سرزرد ہوجائے۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔(ابوداؤد:1514)

حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم استغفار کی کثرت کرسکتے ہو تو دریغ نہ کرو، کیوں کہ اللہ کے یہاں اس سے زیادہ نجات دہندہ اور محبوب کوئی شے نہیں ہے۔إن استطعتم أن تكثروا من الاستغفار فافعلوا، فإنه ليس شيء أنجح عند الله ولا أحب إليه منه.(کنز العمال:2080)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ لا الہ الا اللہ اور استغفار کی کثرت کرو، یہ دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتشِ دوزخ سے ڈھال ہیں۔

أكثروا من قول لا إله إلا الله والاستغفار فإنهما أمان في الدنيا من الذل وفي الآخرة جنة من النار. (کنز العمال:28152)

خلاصہ یہ نکلا کہ جس وقت حالات اور مشکلات کا سامنا ہو، اس وقت خاص طور پر رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے۔ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے احتراز اور استغفار کی کثرت ہی اللہ کے عذاب سے بچنے کا نسخۂ اکسیر ہے۔ ہمیں اپنی، اپنے متعلقین، دوست، احباب بلکہ تمام مومنوں اور مومنات یعنی حضور ﷺ کی امت کے ہر ہر فرد کی طرف سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیے۔

اس اہم ترین مضمون کے بعد عرض یہ کرنا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص روزانہ کم سے کم تین سو مرتبہ استغفار پڑھنے کا اہتمام کرے۔ اگر اللہ توفیق دے تو ایک ہزار مرتبہ یا جتنا زیادہ ہو سکے، کوشش کرے۔ الفاظ یہ ہوں: **نَسْتَغْفِرُاللّٰه** یعنی واحد کے بجائے جمع کا صیغہ استعمال کریں، گویا ہم میں سے ہر شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ ہم سب تجھ سے معافی چاہتے ہیں۔ اس طرح آپ کے صرف دس منٹ میں پوری امت کو فایدہ پہنچے گا۔ ان شاء اللہ

آپس میں چند لوگ مل بیٹھ کر یا واٹس ایپ وغیرہ کے گروپ میں اجتماعی طور پر یہ اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے کہ روزانہ سوا لاکھ مرتبہ اس کلمے کا ورد کریں۔ سوا سو آدمی اگر ایک ایک ہزار مرتبہ بھی اس طرح پڑھ لیں گے تو سوا لاکھ کا ختم ہو جائے گا۔ پورے اخلاص کے ساتھ اگر اس پر عمل کیا گیا تو تمام ناپسندیدہ حالات بہت جلد تبدیل ہو جائیں گی۔ ہمارے ملک میں

اگر تیس کروڑ مسلمان ہیں اور ان میں سے صرف چوبیس سو افراد سوا لاکھ مرتبہ اس کلمے کا ورد اپنے اوپر لازم کرلیں تو وہ تمام مسلمانوں کی طرف سے ہوجائے گا۔ان شاء اللہ

مسائل کے حل کا آسان راستہ

موجودہ حالات کے لیے دیکھیے رحمۃ للعالمین ﷺ نے کیسا پیارا نسخہ عنایت فرمایا ہے، جس میں بہت وقت بھی نہیں لگتا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو استغفار کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا اور ہر غم سے نجات دے گا اور ایسی جگہ سے روزی عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.(ابوداؤد: 1518) گویا ہمارے عظیم ترین مسائل کا حل استغفار کو لازم پکڑنے میں موجود ہے۔

مستجاب الدعوات بننے کا نسخہ

ایک حدیث میں ہے کہ جس نے مومن مرد اور مومن عورتوں کے لیے ہر روز ستائیس بار اللہ سے استغفار کیا، اسے مستجاب الدعوات میں لکھا جائے گا، جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کی برکت سے اہلِ زمین کو روزی ملے گی (تو خود ایسا کرنے والے کو کتنی روزی ملے گی؟)۔من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين مرة كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم أهل الأرض.(کنز العمال: 2068، مجمع الزوائد: 10/210) جب ستائیس مرتبہ پر اتنی بڑی فضیلت حاصل ہوتی ہے تو اندازہ کیجیے کہ اخلاص کے ساتھ کثرت سے استغفار کا اہتمام کرنے پر وہ فیاض داتا کتنے عظیم اجر سے نوازے گا۔